السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتیں مسجد میں دائیں بائیں جانب کھڑی ہوکر نماز پڑھ سکتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کی اصل نماز کی جگہ تو مردوں کے پیچھے ہے۔ چنانچہ مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ عورتوں کی سب سے پچھلی صف بہتر ہے اور پہلی بُری ہے اور مردوں کی اس کے برعکس۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی پچھلی صف مردوں کی صف سے دور ہوتی ہے اور پہلی مردوں کے قریب ہوتی ہے اور یہ اسی صورت میں ہے کہ عورتیں مردوں کے پیچھے ہوں۔

نیز مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی تو انسؓ بن مالک اور ایک یتیم لڑکا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور انسؓ کی والدہ اکیلی کھڑی ہوئیں۔

مصنف عبدالرزاق اور طبرانی میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

اخروہن من حیث اخرہن (درایة تخریج ہدایة) وفی الغایة عن شیخہ یرویہ الخمرام الخبائث والنساء حبائل الشیطان واخروہن من حیث اخرہن اللہ وعزوہ الی مسند رزین فتح القدیر حاشیہ ہدایة» جلد 1 صفحہ 146۔ «

''یعنی عورتوں کو پیچھے کرو جہاں ان کو اللہ نے پیچھے کیا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مقام صلوٰة دائیں بائیں نہیں بلکہ پیچھے ہے۔ ہاں مجبوری کے وقت دائیں بائیں بھی کوئی حرج نہیں۔

منتخب کنز العمال میں ہے:

عن الحارث بن معاویة الکندی انہ رکب الی عمر بن الخطاب یسئلہ عن ثلاث خلال فقدم المدینة فقال لہ عمر ما اقدمک قال لاسئلک عن ثلاث قال وماہن قال ربما کنت انا والمرأة فی بناء بنی فتحضر الصلوٰة فان صلیت انا وہی کانت » بحذائی وان صلت خلفی خرجت من البناء فقال عمر تستر بینک وبینہا بثوب ثم تصلی بحذائک ان شئت وعن الرکعتین بعد العصر فقال نہانی عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال وعن القصص فانہ ارادونی علی القصص فقال (ماشئت کانہ کرہ ان یمنعہ قال انما اردت ان انتہی الی قولک قال اخشیٰ علیک ان تقص فترتفع علیہم فی نفسک حتی تخیل الیک انک فوقہم بمنزلة الثریا فیضعک اللہ تحت اقدامہم بقدر ذالک» (حم۔ ض

''یعنی حارث بن معاویہ کندی سے روایت ہے۔ وہ تین باتوں سے سوال کی غرض سے حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔''

کہا بہت دفعہ میں اور (میری) عورت ایک مختصر مکان میں ہوتے ہیں۔ اور نماز کا وقت ہوجاتا ہے۔ اگر میں اور وہ دونوں (مکان کے اندر) نماز پڑھیں تو وہ میرے برابر ہوجاتی ہے۔ اگر میرے پیچھے نماز پڑھے تو مکان سے (1) باہر ہوجاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: درمیان کپڑے کا پردہ کرلے تو پھر وہ تیرے برابر کھڑی ہوکر نماز پڑھے۔

دوسرا سوال عصر کے بعد دو رکعت سے۔ کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (2)

تیسرا سوال وعظ سے ہے۔ کیونکہ لوگ مجھ سے وعظ کی خواہش کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تیری مرضی گویا عمرؓ نے اس کو روکنا مناسب نہ سمجھا۔ کندی نے کہا میں آپ کے ارشاد پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا مجھے ڈر (3) ہے کہ تو وعظ کرے پس تیرا دماغ اونچا ہوجائے۔ پھر وعظ کرے اور اونچا ہوجائے یہاں تک کہ تو خود کو ان کی نسبت آسمان کا ستارہ سمجھنے لگے۔ جس کا انجام یہ ہو کہ قیامت کے دن خدا تجھے اتنا ہی ان کے قدموں کے نیچے کردے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں اگر عورتوں کے لیے پچھلی طرف جگہ کا انتظام مشکل ہو تو دائیں بائیں کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ الضرورات تبیح المحذرات۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

[مساجد کا بیان، ج1ص332](#)

[محدث فتویٰ](#)